ریزہ ریزہ خواب میرے
بقلم ام رباب
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

ریزہ ریزہ خواب میرے

از

ام رباب

www.novelsclubb.com

فجر !اوہ فجر, اٹھ جاؤ, دوپہر ہو گئی ہے.

دادی کی آوازیں اب آنا شروع ہو گئی تھیں.

فجر اٹھتی ہے کہ میں خود آؤں ؛ غضب خدا کا پوری دنیا جاگ گئی ہے اور تو ابھی تک گدھے گھوڑے بیچ کے سو رہی ہے.

"اٹھ جا کیا کالج والوں نے سونے کے لیے چھٹیاں دی تھیں!"

دادی کی پاٹ دار آواز سے اسکی آواز تو کھل چکی تھی مگر اس پر سستی غالب تھی.

www.novelsclubb.com

"نہ اٹھ تو, ابھی آتی ہوں میں خود اٹھانے".

دادی کا خود اٹھانے آنا, مطلب کہ چھڑی سمیت آنا اور پھر اس کا مطلب کیا ہو گا

.....

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اس آواز کے ساتھ وہ فوراً اٹھی اور وہیں سے آواز لگائی:

"آنے کی ضرورت نہیں ہے. اٹھ گئی ہوں میں. پتا نہیں کیا مصیبت ہے ایک تو سونے بھی نہیں دیتے. اس گھر میں دو گھڑی کا سکون نہیں ہے."

چلو جی شروع ہو گئے اس کے ڈرامے. دادی بڑبڑاتے ہوئے تسبیح کے دانے گرانے لگیں.

اس نے فٹافٹ منہ پر پانی کے دو تین چھپاکے مارے اور پھر آ کر بستر تہ کرنے لگی.

کیا پھر سے سو گئی ہو؟ مجھ بوڑھی کا تو کسی کو خیال ہی نہیں ہے, بس اپنی پڑی ہے سب کو!

www.novelsclubb.com

دادی کی ایک مرتبہ پھر آواز آئی.

"آرہی ہوں دادی, آرہی ہوں. ایک تو پتا نہیں آپ کو کیا ہو جاتا ہے صبح صبح شروع ہو جاتی ہیں."

آخری جملے دانستہ ذرا آہستہ کیے کہ دادی سے کچھ بعید نہ تھا کہ آکر کہیں سے دھلا ہی نہ کر دیں.

باہر آکر وہ فوراً کچن میں چلی گئی. اپنے اور دادی کے لیے چائے بنائی. ایک چولہے پر چائے کا پانی چڑھایا اور دوسرے پر فٹافٹ پراٹھے بنانے لگی.

"یہ لیں دادی! گرما گرم چائے اور پراٹھے. ناشتہ کریں".

"بی بی, دماغ تو ٹھکانے پر ہے نا, دن کے بارہ بجے کون سا ناشتہ ہوتا ہے."'

"خدا کا خوف کریں دادی, کون سے بارہ ابھی صرف نو بجے ہیں.

اس نے حیرانی سے دادی کو دیکھتے ہوئے جواب دیا.

www.novelsclubb.com

جواباً دادی اسے نظر انداز کر کے ناشتے میں مشغول ہو چکی تھیں.

نسرین بیگم اور وقار صاحب کی ایک ہی اولاد تھی.

اظہر!!

اکلوتی اولاد تھی اس لیے خوب لاڈ پیار سے پالا اور خوب نخرے اٹھائے گئے. اظہر میں وقار اور نسرین کی جان تھی. ادھر منہ سے کوئی فرمائش نکلی ادھر جھٹ پوری. کسی چیز کی کوئی کمی نہ تھی. خوشحال گھرانہ تھا. وقار صاحب کی میں بازار میں کپڑوں کی دکان تھی جو کہ خوب چلتی تھی.

ادھر اظہر نے جیسے ہی کالج سے فارغ ہو کر باپ کے ساتھ کاروبار سنبھالا نسرین بیگم کو بیٹے کے سر پر سہرا سجانے کی جلدی ہونے لگی. آخر کار بڑی تلاش کے بعد ایک شادی میں ایک لڑکی سونیا ان کی نظر کو بھا گئی.

بڑی چھان پھٹک کے بعد وہ اس کے گھر رشتہ لے کر پہنچ گئیں. ویسے بھی سونیا خوش اخلاق, خوش شکل اور باوقار کردار کی مالک تھی. سونیا کے گھر والوں کو بھی اظہر پسند آ گئے اور یوں چٹ منگنی اور پٹ بیاہ والا معاملہ ہوا, اور ایک سہانی سی گھڑی میں سونیا ان کے گھر بیاہ کر آ گئی.

لیکن معلوم نہیں انکی خوشیوں کو کس کی نظر لگ گئی.

سونیا اور وقار کی شادی کے تین ماہ بعد ہی جب اظہر اور وقار صاحب دکان سے واپس آرہے تھے انکی گاڑی کا ایکسیڈنٹ ہوا اور دونوں ہی موقع پر دم توڑ گئے.

یہ حادثہ سونیا اور نسرین بیگم کے لیے کسی حادثے سے کم نہ تھا. لیکن کسی کے چلے جانے سے زندگی تو نہیں ختم تو جاتی انکی زندگی کی گاڑی بھی چلنے لگی.

چھے مہینوں بعد سونیا کے آپریشن کے لیے رقم کم پڑنے لگی تو گاڑی بھی بیچ دی لیکن جو قدرت کو منظور! سونیا بھی فجر کو دادی کے حوالے کر کے راہ عدم سنوار گئیں.

سونیا کی موت بھی کسی سانحہ سے کم نہ تھی مگر انھیں جینا تھا ننھی فجر کے لیے.

دکانوں کو انھوں نے کرائے پر چڑھا دیا تھا. ویسے بھی اب انکی دکان کے مقابلے میں دوسری بڑی دکانیں آگئیں تھیں.

نسرین بیگم نے ساتھ ساتھ سلائی بھی شروع کردی تھی,اور پھر اس دکان کے کرائے سے اتنا ہو جاتا تھا کہ دو وقت کی روٹی آرام سے کھا لیتے گویا گزر بسر ہو رہا تھا اور لاکھ شکر اس خدا کا جس کے کرم سے آج تک کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑا تھا.

ارے دادی کہاں کھو گئیں...فجر کی آواز پر وہ حال میں آگئی تھیں...

فجر ہی اب انکے لیے سب کچھ تھی مگر نہ جانے دادی کو ایک انجانا سا خوف رہتا تھا کہ وہ کوئی الٹی سیدھی حرکت نہ کر بیٹھے.

دادی سنیں نا...آج فجر بہت آرام سے بات کر رہی تھی مطلب دال میں ضرور کچھ کالا تھا.

بولو!!اجازت نامہ ملا...

دادی اس بار تو عید پر میں ن ئے کپڑے لوں گی اور نئی سینڈل اور جیولری بھی. اور میک اپ کا کچھ سامان بھی اور, اور دادی ہم شہر جا کر شاپنگ کریں گے.

وہ دادی کی کیفیت سے بے نیاز بس اپنی کہے جا رہی تھی.

اوہ بی بی! کن خیالوں میں ہو. اس دنیا سے باہر نکل آؤ ابھی عید میں کافی وقت پڑا ہے قربانی میں حصہ بھی ڈالنا ہے مجھے اور سن تیرے کپڑے سی دیے ہیں میں نے سی دیے ہیں اور چپل وغیرہ تو میٹھی عید پر کی تھی نہ تو بس وہ ہی پہن لیجیو!!

نہیں پہننی وہ چپل مجھے اور جو سوٹ سلائی کر کے مجھ پر احسان کیا ہے نا نہیں پہننا مجھے وہ بھی. ریڈیمیڈ سوٹ لینا ہے مجھے اور بالکل نئے چپل بھی.

وہ نہایت بد تمیزی سے گویا ہوئی اور تن فن کرتی یہ جا وہ جا.. دادی تاسف سے اسے دیکھتی رہ گئیں. انھیں پتا تھا کہ اب وہ کمرے میں جا کر خوب روئے گی اور پھر جب غصہ ہلکا ہو جائے گا تو اپنے خوابوں میں کھو جائے گی اور وہ کیا تھا ہاں دادی کی یاداشت اب اتنی بھی کمزور نہیں ہوئی تھی ہاں یاد آ گیا تھا کہ ایک شہزادہ سفید گھوڑے پر

سوار ہو کر آئے گا اور اسے بڑے سے محل میں لے جائے گا, کنیزیں ہاتھ باندھے کھڑی ہو نگی جو فوراً اسے اس کا ہر حکم بجالائیں گی.

لیکن جو لڑکیاں محرومی دیکھتی ہیں نا ان کے پاس سنبھال کر رکھنے کے لیے قیمتی چیز کے نام پر یہ ہی چند خواب تھے. اب یہ ان پر منحصر کرتا تھا کہ وہ ان خوابوں کو خواب ہی رہنے دیں یا ان کی تعبیریں بھی ڈھونڈیں. لیکن اس بات کا خیال رکھنا بھی تو نہایت اہم ہوتا ہے کہ ہم ان خوابوں کو پورا کرنے کے لیے کوئی غلط راستہ نہ اپنائیں

.

آج اسکے کالج کی چھٹیاں ختم ہو رہی تھیں. وہ تیار ہو کر اپنے اور دادی کے لیے ناشتہ بنانے لگی. ناشتے کے فوراً بعد کالج کے لیے اٹھ کھڑی ہو گئی.

www.novelsclubb.com

اس نے کالج میں صرف ان ہی لڑکیوں سے دوستی کر رکھی تھی جو دولت مند تھیں اپنے جیسی غریب لڑکیوں کو تو وہ گھاس بھی نہیں ڈالتی تھی,کچھ شکل وصورت بھی اچھی بلکہ کافی حسین تھی وہ,اور تھی بھی بلا کی حسن پرست.

وہ کالج کے گیٹ سے اندر داخل ہو رہی تھی تب ہی اسے کسی نے پکارا...

اے ے ے فجر!!رکو تو...

یہ نمرہ تھی اسکی دوستوں میں امیر ترین دوست.اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا,اور پھر مسکرا کر اسکی طرف بڑھ ہی رہی تھی کہ گاڑی میں سے ایک ہینڈ سم سے لڑکے کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئ.

اوہ فجر!میں انٹر و کروادیتی ہوں یہ میرے کزن ہیں ارحم اور ارحم بھائی یہ میری دوست ہے فجر".

نمرہ نے بھی اس جی جھجھک محسوس کرلی تھی اسی لیے تعارف کروادیا.

"فجر! وٹ اے بیوٹی فل نیم. بالکل آپ کی طرح".

اپنی تعریف کسے اچھی نہیں لگتی اور مد مقابل تو تھی بھی فجر بلا کی حسن پرست اور اوپر سے دولت کی شیدائی.

اس کے کہنے پر مسکرا دی.

ارے آپ تو مسکراتے ہوئے اور بھی اچھی لگتی ہیں بالکل مہتاب کی طرح.

بس کردیں ارحم بھائی اب اور مکھن نہ لگائیں...

نمرہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا.

ارے کونسا مکھن. میں نے سچائی بیان کی ہے صرف اور ویسے بھی مجھے مکھن پسند نہیں.

اچھا, اچھا بس. اب چلو فجر ہم لیٹ ہو رہے ہیں. نمرہ اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے بڑھ گئی

.

www.novelsclubb.com

کالج کے گیٹ میں داخل ہونے سے پہلے فجر نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ادھر ہی دیکھ رہا تھا اور فجر کے مڑنے پر بھرپور انداز میں مسکرا دیا.

جس طرح دو چاہنے والوں ایک دوسرے سے جدا نہیں رہ سکتے تو محبت کے یہ دونوں پنچھی کیسے جدا رہ سکتے تھے. اسکے بعد انکی ملاقاتوں کا سلسلہ چل پڑا.

فجر ان دنوں ہواؤں میں اڑ رہی تھی. اسے اپنے خواب سچ ہوتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے.

اور اب تو وہ باقاعدہ کالج ٹائم کے بعد رسٹوران یا کافی شاپ میں ملتے تھے.

فجر نے دادی کو یہ کہہ کر مطمئین کر دیا تھا کہ کالج ٹائم کے بعد وہ اور اس کی سہیلیاں لائبریری میں بیٹھ کر نوٹس بناتی ہیں.

اس دن وہ دونوں ایک کافی شاپ میں بیٹھے ہوئے تھے.

فجر یار تم مجھے ایک بات بتاؤ!

جی پوچھیں...اک ادا سے جواب آیا تھا نہ جانے ارحم کیا پوچھنا چاہ رہا تھا خیر فجر نے اجازت دے دی.

تم ہو ہی اتنی حسین یا مجھے لگتی ہو؟

ارحم نے فجر کو نظروں کے حصار میں لیتے ہوئے نہ جانے کیوں پوچھ لیا تھا...

"قسم سے تمھیں دیکھتا ہوں تو ہر بات بھول جاتا ہوں, رات کو سونے لگتا ہوں تو تمھارا چہرہ سامنے آنے لگتا ہے. ہر وقت تمھاری باتیں, تمھارا مسکرانا, تمھاری ادائیں مجھے جینے نہیں دیتی. تمھارا یہ چاند سا چہرہ میری نظروں میں گھومتا رہتا ہے, اب تو میں کوئی کام بھی ڈھنگ سے نہیں کر پا رہا......"

"بس بس" فجر نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا.

کیا شاعر بنے ہوئے ہیں بس کریں اتنی تعریف نہ کریں نہ کریں میری کہ مجھے لگے کہ میں کسی پرستان کی پری ہوں.

میرے لیے تو تم پری سے بھی بڑھ کر ہو.

کالج کے سفید یونیفارم کے علاوہ میں نے تمھیں کسی کلر میں نہیں دیکھا مگر مجھے یقین ہے کہ تم ہر رنگ میں غضب ڈھاتی ہو گی.

ویسے مجھے ریڈ کلر بہت پسند ہے اور جب بھی میں تمھیں تصور میں دیکھتا ہوں ریڈ کلر میں ہی دیکھتا ہوں قسم سے سید ھا دل پہ لگتی ہو.

اوکے اوکے ! ! ارحم اب چلتے ہیں دادی انتظار پریشان ہو رہی ہو نگی.

فجر نے ڈوبتے سورج کو دیکھتے ہوئے کہا.

ٹھیک ہے پھر چلتے ہیں. ارحم نے بل ٹیبل پے رکھ کر گاڑی کی چابیاں اٹھاتے ہوئے کہا.

www.novelsclubb.com

اس دن کالج کی چھٹی تھی. فجر نے سوچا کہ آج وہ نمرہ کے گھر چلتی ہے. اور ارحم کو بھی سرپرائز دے گی.

اس کے لیے اس نے سب سے بہترین ریڈ کلر کا سوٹ منتخب کیا.

آخر یہ ارحم کا فیورٹ کلر تھا.

پھر وہ دادی کے پاس چلی آئی.

اسے پتا تھا آج دادی سلائی کے سوٹ دینے جائیں گی اور کچھ گھروں سے بقایا پیسے بھی لینے تھے.

دادی آج آپ سلائی کیے سوٹ دینے جا رہی ہیں تو میں گھر میں اکیلی کیا کروں گی. مجھے بھی ساتھ لے جائیں. سٹاپ سے جب آپ اتریں گی تو مجھے رکشے میں بٹھا دینا میں وہاں سے نمرہ کے گھر چلی جاؤں گی. اور واپسی کا مسلہ بھی نہیں ہے, نمرہ نے کہا ہے وہ مجھے خود ڈراپ کر دے گی.

"دادی پلیز میں چلی جاؤں. پلیز دادی"

اس نے التجائیہ لہجے میں کہا.

"ہوں اچھا ٹھیک ہے چلی جانا"

دادی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا.

جیو ہزاروں سال پیاری دادی وہ خوشی کے مارے دادی سے لپٹ گئی.

رکشہ والے نے اسے مطلوبہ ایڈرس تک پہنچا دیا تھا. رکشے سے اتر کر جو دیکھا تو سامنے ایک بنگلہ اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ کھڑا تھا. وہ جیسے ہی دروازے کی جانب بڑھی تو چوکیدار کی آواز نے اسے رکنے پر مجبور کر دیا.

www.novelsclubb.com

اوہ بی بی! کدھر جاتا ہے؟ اور کون ہے تو؟

جی میں نمرہ سے ملنے آئی ہوں انکی دوست ہوں. اس نے وضاحت دی.

چوکیدار نے اسے سر سے لے کر پاؤں تک دیکھا.

"ہاں ہاں ٹھیک ہے جاؤ-"

وہ اندر کی جانب بڑھ گئی وہ پہلے بھی دو تین دفعہ نمرہ کے گھر آچکی تھی.

وہ اندر لاونج کی جانب بڑھی لیکن اپنا نام سن کر وہیں رک گئی.

ویسے ارحم آج کل تم نمرہ کے ساتھ کچھ زیادہ ہی دکھائی نہیں دے رہے. مجھے تو لگتا ہے تم اس کے ساتھ سیریس ہو. ویسے اب تم اس سے شادی کر ہی لو!!

نمرہ کی آواز سنائی دی.

واٹ!! شادی اور وہ بھی فجر سے. تمھیں میں دماغ سے پیدل دکھائی دے رہا ہوں یا پاگل سمجھ رکھا ہے مجھے.

www.novelsclubb.com

ارحم نے تقریباً چیختے ہوئے کہا.

کیوں کیا برائی ہے فجر میں جو تم اس سے شادی نہیں کر سکتے. خوبصورت ہے, ذہین ہے اور تعلیم یافتہ بھی ہے.

نمرہ نے حیرانی سے پوچھا.

باکردار نہیں ہے. ارحم کی آواز تھی یا پگھلا ہوا سیسہ جو اس کے کانوں میں انڈھیلا گیا تھا.

تمھیں کیا لگتا ہے میں فجر سے شادی کروں گا.

اس طرح تو میں ہر اس لڑکی کے ساتھ شادی کرلوں جس کے ساتھ میری فرینڈشپ ہے.

جس لڑکی کو اپنے گھر والوں کی عزت کا خیال نہیں, جو لڑکی ایک غیر محرم کے ساتھ گھومتی پھرتی ہے, اپنے گھر والوں کو دھوکا دے رہی ہو اپنے والدین جنھوں نے بچپن سے لے کر اب تک اس کو کھلایا پلایا, دنیا کی ہر نعمت و آسائش مہیا کرنے کی کوشش کی اور بدلے میں کیا چاہا اس سے صرف عزت اور اس کی حفاظت, اپنی عزت کی حفاظت اور اس لڑکی نے اپنے قدموں تلے اس عزت کو روند ڈالا ہو. جو لڑکی رات تک میرے ساتھ ڈیٹنگ میں مصروف رہی تو تمھارا کیا خیال ہے وہ

میرے ساتھ مخلص ہو گی۔ جو لڑکی اپنے گھر والوں کے ساتھ مخلص نہیں وہ میرے ساتھ کیا ہو گی۔

ارحم اس کی ذات کی دھجیاں اڑا رہا تھا اور وہ کچھ نہیں کر پا رہی تھی۔

تو تم کون سا اس کے ساتھ سیریس ہو تم بھی تو اسے دھوکا ہی دے رہے ہو۔ نمرہ نے کہا۔

تمھیں پتا ہے یہ دھوکا دینے کا موقع بھی مجھے اسی نے فراہم کیا ہے۔ اسے کیا لگتا ہے کہ میں یہ سب کچھ جاننے کے بعد بھی کہ وہ اپنے گھر والوں کو دھوکا دے رہی ہے اس کے ساتھ مخلص ہو سکتا ہوں۔

ڈئیر ایک بات میری یاد رکھنا ایسی لڑکیوں کے ساتھ لڑکے فلرٹ کرنا یا ڈیٹنگ کرنا تو پسند کرتے ہیں لیکن عزت بنانا کوئی پسند نہیں کرتا۔

اور تمھارا اپنے بارے میں کیا خیال ہے اپنے بارے میں کیا کہو گے تم! نمرہ نے پوچھا تو اس نے قہقہا لگا کر جواب دیا.

ڈئیر یہ ہم مردوں کا معاشرہ ہے. یہاں اگر غلطی کسی مرد کی بھی ہو گی نا تو قصوروار عورت کو ہی ٹھرایا جائے گا. مرد پے کوئی انگلی نہیں اٹھائے گا. انگلی اٹھے گی تو عورت پے".

وہ جو انھیں سرپرائز دینے آئی تھی خود ہی سرپرائز ہو گئی تھی

وہ وہیں سے پلٹ آئی تھی اس کے بعد اسے نہیں پتا کہ وہ گھر کیسے پہنچی. اپنے کمرے میں آکر وہ وہیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی.

وہ جو بہت ہواؤں میں اڑ رہی تھی زمین پہ آ گری.

مجھے دادی کے آنے سے پہلے خود جو سنبھالنا ہو گا. وہ مجھے اس طرح دیکھیں گی تو پریشان ہو نگی.

اس نے خود سے کہا تھا...

واہ بہت جلدی تمھیں دادی کا خیال آگیا. سڑکوں پہ غیر لڑکے کے ساتھ گھومتے ہوئے تمھیں دادی کا خیال نہیں آیا.

اس کے اندر سے کوئی بولا تھا.

اور پھر وہ وہیں پھوٹ کر رو دی.

.

آخر ایسا کیوں ہوتا ہے کسی مرد سے کوئی غلطی ہو جائے تو اسے معاف کر دیا جاتا ہے مگر عورت, اس کی اس غلطی کو اس کے لیے سزا بنا دیا جاتا ہے. اسی لیے کہا گیا ہے کہ عورت بہت قیمتی چیز ہے اور اس کی عزت انمول!!

ایک دفعہ اگر یہ اپنی عزت گنوا دے تو دوبارہ نہیں پا سکتی.

🖤🖤🖤🖤

www.novelsclubb.com